بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم جمعۃ المبارک

جلد ۲۱ ماہ ہجرت ۱۳۱۳ ہش | ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ | ۲۱ ماہ مئی ۱۹۳۴ء | نمبر ۱۴۰

المسیح

قادیان ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۱۳ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ابھی بخار اور کھانسی ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں ۔

حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلہ اور سر درد کی شکایت ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے بعارضہ بخار اور سر درد بیمار ہیں ۔ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی ابھی تک بیمار ہیں ۔ احباب دعا فرماتے رہیں ۔

قریشی رشید احمد صاحب آنریری سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ بعض ضروری جماعتی کاموں کی سر انجام دہی کے لئے ... کے سفر سے واپس آ گئے ۔

الفضل قادیان ـــــ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۳ھ

حکومت الٰہیہ کا قیام اور مجلس احرار

اپریل کے اواخر میں سہارنپور میں احرار کا جو جلسہ ہوا ۔ اس کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں اشتہاراً کیا جا چکا ہے ۔ اب "مجلس احرار اسلام ہند کا واحد ترجمان" "مجاہد" کیا ... کے مطابق سے معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں احراریوں نے اپنا نصب العین حکومت الٰہیہ کا قیام قرار دیا ہے ۔ جو بہت خوشکن بات ہے ۔ اس قرارداد میں کہا گیا ہے ۔ کہ مجلس احرار کسی جغرافیائی یا نسلی یا لسانی وغیرہ حدود کو قائم کرنے یا برقرار رکھنے کے خلاف ہے ۔ اور مجلس احرار دنیا کے جس حصہ میں بھی ممکن ہو ۔ حکومت الٰہیہ کے قیام کی خواہاں ہے تاکہ دنیا کو بتایا جا سکے ۔ کہ اسلام کے زریں اصولوں پر کاربند ہو کر کس طرح دنیا کے مصائب کا علاج کیا جا سکتا ہے ۔ اور معاد آخرت میں فلاح کی صورت پیدا کی جا سکتی ہے ۔ اپنے نظریہ کی مزید تشریح کرتے ہوئے قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کسی علاقہ میں محض مسلمانوں کی اکثریت یا افراد کے ہاتھوں میں حکومت آ جانا حکومت الٰہیہ کے مترادف نہیں ۔ بلکہ ایسی شخصی یا جماعتی حکومتوں نے جو اسلام کے نام میں اپنی اغراض کی تکمیل کے درپے رہیں ۔ اسلام کے روشن رُو پر دھبہ لگایا ہے ۔ اور دنیا کو اسلام سے متنفر ہونے کی گنجائش دی ۔ مجلس ایسے تجربہ کو دوبارہ کے لئے مسلمانوں کی دین سے بے بہرہ کسی جماعت یا گروہ کے ہاتھ میں حکومت دے کر مطمئن نہیں ہو سکتی اور وہ مسلمانوں سے پر زور درخواست کرتی ہے ۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کا فوری احساس کریں ۔ اور اپنی نگاہ سے حکومت الٰہیہ کو اوجھل کر کے اسلام کے نام پر الحاد و زندقہ کو فروغ کا موقعہ نہ دیں ۔

مختصر الفاظ میں یوں سمجھئے ۔ کہ مجلس احرار دنیا میں خالص اسلامی حکومت کا قیام چاہتی ہے لیکن موجودہ مسلمانوں میں اسے کوئی ایسا فرد نظر نہیں آتا ۔ جس کے ہاتھ میں حکومت کے آ جانے کو حکومت الٰہیہ کا قیام قرار دیا جا سکے ۔

اس سلسلہ میں عرض یہ ہے ۔ کہ ایسی حکومت کے قیام کی کیا صورت ہو سکتی ہے ۔ دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم ہو جائے تو بے شک دنیا کے مصائب کا خاتمہ ہو سکتا ہے ۔ مگر قائم ہو تو کس طرح ۔ اصل سوال تو یہی ہے ۔ خیالی دنیا اور سٹیج پر کھڑے ہو کر باتیں کر لینا اور بات ہے ۔ اور عملاً دنیا میں خدا کی حکومت قائم کر دینا اور بات ہے ۔ یہ کام صرف وہی کر سکتا ہے ۔ جسے اللہ تعالیٰ اس کام کے لئے مخصوص کرے ۔ اور وہ اسی شان پر مامور ہو ۔ برطانوی حکومت کے معنے ہیں ایسے لوگوں کی حکومت جو برطانیہ سے تعلق رکھتے ہوں اور برطانیہ کی ہدایات کے مطابق عمل پیرا ہوں اسی طرح فرانسیسی ۔ بلجین ۔ جرمن یا اطالین حکومت کا مطلب بھی یہی ہے ۔ کہ ان ممالک کے لوگوں کے خیالات اور افکار و آراء کی ترجمان حکومتیں جو اپنے اہل ملک کے منشاء کے مطابق چل رہی ہوں ۔ اسی طرح جب حکومت الٰہیہ کا لفظ بولا جائے ۔ تو اس کے معنے یہی ہیں ۔ کہ ایسی حکومت جو اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اسی سے براہ راست ہدایات حاصل کرنے والی ہو ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ ایسی حکومت وہی شخص قائم کر سکتا ہے جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہو ۔ یہ درست ہے کہ اسلام ایک مکمل مذہب کی صورت میں دنیا میں موجود ہے لیکن آج یہ حالت ہے ۔ کہ ہر فرقہ بلکہ ہر فرقہ کا ہر مولوی اپنی جگہ مجتہد بنا بیٹھا ہے ۔ اور صحیح اور حقیقی اسلام اسی کو سمجھتا ہے ۔ جو اس کا خیال ہے ۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ اس کے نزدیک الحاد و زندقہ بلکہ کفر ہے ۔ کوئی بھی کسی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اس کے فیصلہ کے آگے سر جھکا دینے پر تیار نہیں ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ ایسی پریشان خیالی کی صورت میں اگر کوئی مجلس یا کوئی گروہ کسی ایسی حکومت کی تشکیل میں کسی وقت کامیاب بھی ہو جائے جسے وہ بزعم خویش حکومت الٰہیہ کا صحیح خاکہ سمجھتا ہو ۔ تو دوسرے فرقے اس کے ساتھ کیونکر متفق ہو سکیں گے ۔ پس جیسا کہ عرض کیا گیا ہے ۔ حکومت الٰہیہ کے قیام کی صرف ایک ہی صورت ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل کے ہاتھوں سے اس کی بنیاد رکھی جائے جس کی صداقت کو قرآن کریم اور احادیث میں بیان فرمودہ معیار ہائے صداقت پر پرکھ لیا جائے ۔ اور پھر جملہ اختلافات میں سب اسی کے فیصلہ کو صحیح اور درست سمجھیں ۔ اور تمام اختلافات اس تک پہنچ کر ختم ہو جائیں ۔ اور اس کے علم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے براہ راست حاصل شدہ علم یقین کرتے ہوئے اسی سے روشنی حاصل کریں ۔ اور سچ تو یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایسا انتظام کر دیا ہے ۔ اور اپنے مامور کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم کر دی ہے ۔ اگر مجلس احرار یا کسی اور مجلس کا دیانتداری سے یہی نصب العین ہے ۔ تو اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔

اس ضمن میں یہ عرض کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ احراریوں نے اپنی گذشتہ زندگی میں جو عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ۔ کیا ان کے نزدیک حکومت الٰہیہ کا یہی خاکہ تو نہیں ۔ قوم نے ان کے ہاتھوں میں لاکھوں روپیہ دیا ۔ مگر بار بار کے مطالبات کے باوجود اس کا حساب پیش نہیں کیا جاتا ۔ اس کے علاوہ کمزوروں پر زیادتی ۔ اختلاف رکھنے والوں کا بائیکاٹ ۔ ان کے خلاف بدزبانی گالی گلوچ ۔ مار پیٹ ۔ جھوٹے مقدمات ۔ جھوٹی شہادتیں حملے ۔ سازشیں وغیرہ چیزیں احرار کی گذشتہ زندگی کے بہت نمایاں فیچر ہیں ۔ اور ہر شخص یہ معلوم کرنے کی خواہش رکھتا ہوگا ۔ کہ کیا ان کی مزعومہ حکومت الٰہیہ کا خاکہ بھی ایسا ہی ہوگا ۔ نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ان کی گذشتہ زندگی حکومت الٰہیہ کی سپرٹ اور روح سے خالی تھی یا اس پر مبنی ۔ اگر خالی تھی ۔ تو کیوں انہوں نے جہاں تک ان کا بس چلا اور حکومت وقت کے قانون سے تصادم کی کوئی صورت

احمدیت کی تلقین

ہم کیا ہیں؟ ——— اور ——— ہمارا مستقبل کیا ہے؟

ہر احمدی کو اس کا جاننا ضروری ہے

مگر ہمیں ان امور کا صحیح علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہمیں یہ معلوم نہ ہو۔ کہ

احمدیت کیا ہے؟ ——— اور ——— اس کا مستقبل کیا ہے؟

ہر انسان کے لئے اس کی حیثیت۔ اس کے منصب۔ اس کے مقام۔ ان خداداد طاقتوں اور استعدادوں کا جاننا ضروری ہے۔ جن کے ذریعہ اس نے زندگی کی اس کشمکش میں سے کامیابی کے ساتھ گذرنا ہوتا ہے ــــ پھر اس کو اپنے نصب العین اور مقاصد کا جاننا بھی ویسا ہی ضروری ہے۔ اور ان کے بغیر نہ ہی تو وہ ان خداداد طاقتوں سے پورا پورا فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ کسی کامیاب مستقبل کے لئے کوئی صحیح قدم اٹھا سکتا ہے۔

جہاں ہر کامیاب انسان کے لئے ان امور کا جاننا ضروری ہے۔ وہاں ہر احمدی کے لئے اس کا جاننا لازمی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے۔ کہ ہم اس حقیقت کو جانیں۔ کہ

احمدیت کیا ہے؟ ــــ اور ــــ اس کا مستقبل کیا ہے؟

شعبۂ تعلیم کے آئندہ سالانہ امتحان کے لئے جو نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں انہی دو اہم امور کی تعلیم مقصود ہے۔ جس کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

احمدیت کیا ہے؟ ــ { اسلامی اصول کی فلاسفی / احمدیت یا حقیقی اسلام

اس کا مستقبل کیا ہے؟ ــ { الوصیت / "دنیا کا آئندہ نظام"

امتحانات سے فارغ احمدی طلباء کے لئے ان امتحانات میں شرکت لازمی ہے۔ دیگر احباب جماعت بھی اس امتحان سے مستفید ہونے کی پوری پوری سعی فرمائیں۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مبلغین سالانہ رپورٹ بھیجیں

جیسا کہ مبلغین کرام کو معلوم ہے، ماہ مئی میں سالانہ کارگزاری کی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔ اور اب چونکہ یہ وقت آ گیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹ جس میں یکم مئی ۱۹۴۲ء سے آخر اپریل ۱۹۴۳ء تک کی کارگزاری درج ہو مرتب کر کے ماہ رواں کے آخر تک دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہونے چاہئیں۔

(۱) حلقہ تبلیغ (۲) دورہ کردہ مقامات کی تفصیل (۳) تبلیغ بذریعہ ملاقات (۴) تبلیغی درس (۵) سفر کی مقدار و نوعیت (۶) مناظرات (۷) لیکچر (۸) کتنے افراد کو مبلغ بنایا اور تبلیغ کے لئے نوٹ لکھائے۔ (۹) تعداد نومبائعین (۱۰) مضمون نویسی و مطالعہ (۱۱) دیگر تحریکات سلسلہ میں کیا کارروائی کی (۱۲) دوسری نظارتوں سے تعاون (۱۳) سال میں کتنے ایام رخصت پر رہے۔ اور وجہ رخصت (۱۴) ایام قیام قادیان کون کونسے اور بحیثیت مجموعی کتنے؟ (۱۵) ایام قیام قادیان بر موقعہ جلسہ سالانہ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تشخیص بجٹ سال ۲۳-۱۳۲۲ ہش ۴۴-۱۹۴۳

کے متعلق ضروری اعلان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو سال ۲۳-۱۳۲۲ ہش کا بجٹ تشخیص کر کے بھجوانے کے لئے نئے فارم بجٹ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ مفصل ہدایات بجٹ فارم پر درج ہیں سیکرٹری صاحبان مال اس کی پابندی کر کے ممنون فرمائیں۔ کاغذ کی گرانی کی وجہ سے یہ تجویز کی جاتی ہے۔ کہ ایک خانہ میں دو نام درج کئے جائیں۔ تاکہ فارم کم خرچ ہوں۔ اگر کسی جماعت کو ۳۰ مئی ۱۹۴۳ء تک بجٹ تشخیص فارم نہ پہنچیں۔ تو وہ فوراً اطلاع دے کر منگوالیں۔

فارم تشخیص بجٹ کے ساتھ جلسہ سالانہ کے بجٹ تشخیص فارم بھی بھیجے جا رہے ہیں۔ سیکرٹری صاحبان مال ان کی بھی خانہ پری کر کے بہت جلد بھجوائیں۔ امسال جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فیصدی مقرر ہوئی ہے:۔

ناظر بیت المال

وصیت کی دقت

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

بعض لوگ حیرت سے پوچھتے ہیں۔ کہ جب غیر موصی بھی ایک آنہ فی روپیہ ماہوار چندہ ادا کرتے ہیں۔ اور مزید برآں اور چندے بھی دیتے رہتے ہیں۔ تو پھر وصیت ہی کیوں نہیں کر دیتے۔ جس میں آمد کا دسواں حصہ کم از کم دینا پڑتا ہے۔ اور اکثر اوقات آخر میں ایک ہی جواب جا پڑتا ہے۔ ایسے حیران ہونے والے احباب پر واضح ہو۔ کہ جو لوگ وصیت کرنے میں تردد کرتے ہیں۔ وہ اس حصہ آمد یعنی ایک آنہ یا ڈیڑھ آنہ کی وجہ سے نہیں رکے ہوئے بلکہ اصل روک ان کی جائداد کا سوال ہے۔ جس کو ٹکڑے کرنا بعض لوگوں کے نزدیک سخت مشکل بلکہ موت کے برابر ہوتا ہے۔ حالانکہ سخت حیرت اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ آدمی مرتے ہوئے اور موت کے بعد بھی اپنی آخرت کا خیال نہ رکھے بلکہ دنیا کے فکر ہی میں لگا رہے

ان اشعار میں اسی وجہ کو واضح کیا گیا ہے ؎

سولہویں ¹⁄₁₆ اور دسویں ¹⁄₁₀ حصہ کا کوئی جھگڑا نہیں
حصہ آمد تو کہتا ہے کہ چل جنت کو چل

ہیں وصیت کی مصیبت جائدادیں اور زمیں
پر زمینیں اور مکاں کہتے ہیں: نو نو اور نہیں

ضروری تصحیح

الفضل ۱۱۹ میں لکھا گیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تو مخصوص علماء میں سے قرار دیتے ہیں۔ مگر وہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اولیاء اللہ میں سے مانتے ہیں۔ اس مضمون میں "مخصوص علماء" کے لئے جو حوالہ دیا گیا ہے۔ وہ ان کے اخبار پیغام صلح ۱۲ مئی ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ الفاظ غلطی سے مولوی محمد علی صاحب کی طرف منسوب ہو گئے ہیں

درخواست ہائے دعا

(۱) جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کو ٹائیفائڈ ہے نیز ان کا بچہ منیر احمد بھی بیمار ہے (۲) شیخ عبدالقیوم صاحب سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج ہیں (۳) بابو محمد بشیر صاحب سیالکوٹی (حال آسنسول) بیمار ہیں (۴) قریشی منظور احمد صاحب انور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۵) بابو عبدالرحمن صاحب کے بھائی بابو عبدالرحیم صاحب اوورسیر بیمار ہیں (۶) رونق حسین صاحب بعض روکاوٹوں کے دور ہونے اور محمود احمد صاحب گجراتی منشی فاضل کے امتحان میں کامیابی کے لئے ملتجی دعا ہیں۔ احباب سب کی صحت و

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم اصحاب

۲۳ مئی بروز اتوار یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب کے لئے مقرر ہے۔ احباب اس کے لئے اچھی طرح تیاری کریں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صوبۂ بہار میں کامیاب تبلیغ

درس و تدریس

بفضلہ تعالیٰ عرصۂ زیر رپورٹ میں قرآن کریم۔ احادیث۔ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ذکر حبیب کا بکثرت ذکر و اذکار رہا۔ جس میں مولانا نیر صاحب کے علاوہ عاجز راقم بھی حصہ لیتا رہا۔ نیز خواتین میں مستقل طور پر اور باقاعدہ بیگم نیر وعظ و نصیحت فرماتی رہیں۔ اس قسم کی تمام مجالس میں سوال و جواب کے مواقع بھی پیدا ہوتے رہے جن میں بالتفصیل سلسلۂ احمدیہ کے مخصوص مسائل کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

تعلیم و تربیت

عرصۂ زیر رپورٹ میں خطبات جمعہ کے علاوہ دیگر خانگی تقریبات کے مواقع پر تمام احمدیوں کی تعلیم و تربیت کا کام ہوتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں سُستی اور کمزور احباب میں چستی اور بیداری نظر آنے لگی۔ اور خدمت سلسلہ کے لئے احباب میں ذوق و شوق کا جذبہ کارفرما ہوا۔ اور کام کے لئے مردوں میں مولانا نیر صاحب اور عاجز راقم کو توفیق ملی۔ اور براہ راست عورتوں میں بیگم نیر اور بیگم اختر نے پہلو بہ پہلو کام کیا۔

تبلیغی دورہ

ایام زیر رپورٹ میں حسب ذیل مقامات کا تبلیغی دورہ کیا گیا۔ پٹنہ۔ بھاگلپور۔ جمال پور۔ مونگیر۔ اورین۔ پوربنی۔ برہ پورہ۔ بیگوسرائے۔ مظفر پور۔ چھپرہ اور آرہ۔ اس دورہ کے لئے تقریباً ساڑھے سات سو میل کا سفر اختیار کیا گیا۔ جس میں بعض مقامات پر بیگم نیر اور بیگم اختر بھی ہمرکاب رہیں۔ جن کے ذریعہ مسلم و غیر مسلم خواتین میں بہت اچھا کام ہوا۔

لیکچر

عرصۂ زیر رپورٹ میں حسب ذیل لیکچر ہوئے

(۱) پٹنہ۔ ۲۷ مارچ۔ بمقام تھیوسافیکل ہال پہلے مولانا نیر صاحب نے بذریعہ میجک لینٹرن بعنوان "اسلامی طریق عبادت" کامیاب لیکچر دیا۔ جس میں بالتفصیل تمام ارکان عبادت کا فلسفہ بیان فرمایا۔ ازاں بعد خاکسار نے بعنوان "کرشن علیہ السلام" تقریر کی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ کیا بلحاظ تعداد حاضری اور کیا بلحاظ اثر و نفوذ بہت کامیاب رہا۔ چونکہ پہلے غیر احمدی مخالفین ہمارے جلسوں میں شور و شر پیدا کر چکے تھے۔ اس لئے اب کے پولیس کا معقول انتظام کیا گیا۔ چنانچہ کسی شورید سری کی جرأت نہ ہوئی۔

(۲) ۲۸ مارچ پٹنہ بمقام ینگ مینز انسٹی ٹیوٹ بصدارت پروفیسر گیان چند صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے مولانا نیر صاحب نے بعنوان "اسلام بائیبل میں" اور پھر خاکسار نے بعنوان "اسلامی جنگیں" لیکچر دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اثر و نتیجہ کے لحاظ سے یہ جلسہ بھی بہت کامیاب رہا۔ صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ اصل اسلام یہی ہے جو احمدیہ جماعت پیش کرتی ہے اور اگر یہ لوگ مسلمان نہیں۔ تو پھر کوئی مسلمان نہیں۔

(۳) بمقام بھاگلپور مسلم سکول میں تبلیغ یکم اپریل بعنوان "مسلم طلباء سے خطاب" عاجز راقم کا کامیاب لیکچر ہوا۔ یہ درسگاہ ہماری مخالفت کا گڑھ ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس میں لیکچر کے لئے موقعہ پیدا کر دیا۔ جس کا بہت عمدہ اثر ہوا۔

(۴) جمال پور میں ایک سرکاری درسگاہ کے مسلم طلباء نے ۴ اپریل کو محفل میلاد منعقد کی۔ جس میں تقاریر کے لئے مولانا نیر صاحب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری اور خاکسار سے استدعا کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں لیکچر غیر معمولی طور پر کامیاب رہے۔ ہر مذہب و ملت کے سامعین محظوظ ہوئے اور اچھا اثر لے کر گئے۔

(۵) مورخہ ۵۔ اپریل بمقام مونگھیر احمدی مردوں اور خواتین میں مولانا نیر نے بذریعہ میجک لینٹرن موثر لیکچر دیا۔

(۶) مورخہ ۶ اپریل بمقام بیگوسرائے مولوی نصیر الدین صاحب احمدی وکیل نیز آپ کے غیر احمدی عزیزوں کی مساعی سے بوقت شب پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں پہلے خاکسار نے بعنوان "موجودہ مشکلات کا حل" تقریر کی۔ ازاں بعد مولانا نیر نے بعنوان "اسوۂ حسنہ" بزبان انگریزی لیکچر دیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ اس قدر کامیاب ہوا۔ کہ دوسرے دن ہندو و مسلم وکلاء نیز دیگر ذی اثر مقامی لوگوں نے خاص طور پر ہر طبقہ کو شرکت جلسہ کی دعوت دی۔ جس کے نتیجہ میں مورخہ ۷۔ اپریل کا جلسہ نسبتاً زیادہ کامیاب رہا۔ اس میں بھی پہلے مولانا نیر صاحب نے بعنوان "Ideal Prophet" بزبان انگریزی لیکچر دیا۔ ازاں بعد خاکسار نے بعنوان "محاسن اسلام" مفصل تقریر کی۔ صاحب صدر کے علاوہ اور کئی حضرات نے سلسلہ احمدیہ کی عالمگیری خدمت بنی نوع اور اصول اساسی کی استواری کا کھلے بندوں اعتراف کیا۔ اور کہا کہ بیگوسرائے کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسلام و احمدیت کو اس دلکشی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

(۷) مورخہ ۸ اپریل بمقام مونگھیر ٹاؤن ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں پہلے خاکسار نے بعنوان "ہمارا پیغام" تقریر کی اور اسلام و احمدیت کو پوری شرح اور بسط کے ساتھ پیش کیا۔ ازاں بعد مولانا نیر نے بذریعہ لینٹرن Islam Abroad پر دلچسپ لیکچر دیا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ دروازوں اور برآمدوں میں بھی شائقین کھڑے تھے۔ تمام لوگ از ابتداء تا انتہاء پوری توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنتے رہے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت کامیابی ہوئی۔

(۸) مورخہ ۹ اپریل بمقام بھاگلپور رات کے وقت مولانا نیر نے بذریعہ لینٹرن احمدی مرد و زن کے لئے تقریر فرمائی۔ جس میں غیر احمدی احباب و خواتین بھی شامل ہوئیں۔ (۹) مورخہ ۱۰۔ اپریل شہر کے اندر ٹی این۔ جے ہال میں پبلک جلسہ ہوا جس میں پہلے مولانا نیر نے "سیرۃ النبیؐ" پر بزبان انگریزی کامیاب لیکچر دیا۔ ازاں بعد عاجز راقم نے بعنوان "موجودہ بے چینی کے اسباب اور ان کا حل" تقریر کی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ جلسہ بھی اپنے اثر و نفوذ کے اعتبار سے بہت کامیاب رہا۔

(۱۰) مورخہ ۱۱۔ اپریل بھاگلپور سے دُور کے محلہ برہ پورہ میں پبلک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں پہلے مولانا نیر نے بزبان انگریزی بعنوان "اسلام" دلکش تقریر فرمائی اور آپ کے بعد خاکسار نے "احمدیت" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ سامعین نے عمدہ اثر لیا۔ اور جلسہ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔

(۱۱) مورخہ ۱۵۔ اپریل بمقام مظفر پور رات کو احمدی افراد کے علاوہ غیر احمدی دوستوں کے سامنے مولانا نیر نے بذریعہ لینٹرن بعنوان "احمدیہ جماعت" ایک موثر لیکچر دیا۔ (۱۲) مورخہ ۱۶۔ اپریل محفل میلاد قائم کی گئی۔ جس میں پہلے مولانا نیر نے بزبان انگریزی سیرۃ النبی پر تقریر کی۔ اور آپ کے بعد عاجز راقم نے اسی مضمون پر لیکچر دیا۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے لئے اس قسم کا جلسہ میلاد النبیؐ حد درجہ دلکش ثابت ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ ہمارا یہ انتظام بھی بہت موثر اور بابرکت رہا۔

(۱۳) مورخہ ۲۲ اپریل بمقام چھپرہ رات کے وقت مولانا نیر صاحب نے بذریعہ لینٹرن "اسلام سمندر پار" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

(۱۴) مورخہ ۲۳۔ اپریل رات کے وقت بھی کامیاب جلسہ ہوا جس میں پہلے مولانا نیر صاحب نے بزبان انگریزی بعنوان "ہماری اسلامی خدمات" بذریعہ لینٹرن تقریر فرمائی۔ اور پھر عاجز راقم نے بعنوان "ہمارا مسلک" لیکچر دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ یہ جلسے بھی بہت کامیاب ہوئے۔ اس سفر چھپرہ میں اخویم یحییٰ بن عیسےٰ بھاگلپوری جو ایم ایس سی کے طالب علم ہیں۔ لینٹرن کا انتظام کرنے کے لئے ہمرکاب رہے۔ جزاہ اللہ۔

(۱۵) ۱۹۔ اپریل کو سینا لائبریری پٹنہ میں ایک پبلک جلسہ ہوا جس میں پہلے مولانا نیر صاحب نے بزبان انگریزی بذریعہ لینٹرن بعنوان "احمدیت دُنیا کے کناروں تک" اور آپ کے بعد خاکسار نے بعنوان "مصائب عالم کا علاج اسلام ہے" تقریر کی۔ بفضلہ تعالیٰ اپنے اثر کے اعتبار سے یہ جلسہ بھی بہت شاندار رہا۔

(۱۶) مورخہ ۲۵۔ اپریل بمقام آرہ پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں پہلے مولانا نیر صاحب نے بعنوان "کرشنا" بزبان انگریزی تقریر کی۔ آپ کے بعد خاکسار نے بعنوان "زندہ مذہب" لیکچر دیا۔ جس میں پوری وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کو پیش کیا گیا۔

(۱۷) مورخہ ۲۷۔ اپریل کو لیڈی سٹیفنسن ہال پٹنہ میں اعلےٰ تعلیم یافتہ ہندو مسلم مستورات کا اجتماع ہوا جس میں بیگم نیر نے بعنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" بزبان انگریزی حد درجہ دلکش موثر۔ اور معلومات سے لبریز تقریر کی۔

صدر صاحب نے فرمایا۔ کاش یہ تقریر سارا ہندوستان سن سکتا۔ تا وہ جانتا کہ اسلام اور بانیٔ اسلام کس قدر اعلیٰ تعلیم اور کیرکٹر لے کر آئے ہیں۔

غرض عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ بالا ۳۱ پبلک لیکچر ہوئے۔ جنمیں سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اپنی تبلیغی مساعی کا ذکر نمایاں طور پر آتا رہا۔ حق یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے صوبہ بہار ایک سرے سے دوسرے سرے تک سلسلہ احمدیہ سے دلچسپی لینے لگا ہے۔ اور اہل بہار ہماری موافقت یا مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

مخالفت کا طوفان

چونکہ پٹنہ بہار کا صدر مقام ہے۔ اس لئے اس کا ہلنا۔ دراصل صوبہ بھر پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں کے نام نہاد ملا اور پھلواری شریف کے گدی نشین ہماری طرف پبلک کا شدید رجحان دیکھ کر آپے سے باہر ہو گئے۔ چنانچہ منظم طور پر ہمارے خلاف نئی انجمنیں بنائی گئیں۔ قاتلانہ حملوں کے منصوبے سوچے گئے۔ اور بزور حق کی آواز کو دبانے پر پوری پوری آمادگی ظاہر کی گئی۔ ہماری اطلاعات کے مطابق ہر طبقہ کے ننگ اسلام مسلمان اس ظالمانہ بہیمانہ اور شرمناک مخالفت میں برابر کے حصہ دار رہیں۔ ابتداً بزور ہمارا جلسہ سیرت النبی روک دیا گیا۔ اور غنڈوں نے ہمارے احباب کا تعاقب کیا۔ حتیٰ کہ انہیں سرکاری کوارٹر میں پناہ لینا پڑی۔ حالانکہ اس جلسہ میں ہمارے علاوہ بی پی سنہا جسٹس ہائی کورٹ اور ڈاکٹر پی کے سین بیرسٹر ایسے صاحب پوزیشن اصحاب بھی لیکچر دینے والے تھے۔ ازاں بعد اگلے ہفتہ جبکہ خاکسار اور مولانا نیر تھیوسوفیکل سوسائٹی میں لیکچر دینے کے لئے جا رہے تھے۔ تو ہال کے سامنے لفنگوں نے ہم پر باضابطہ حملہ کیا۔ میری پگڑی اور نیر صاحب کی چھتری اڑا لے گئے۔ گیتی کے ساتھ قاتلانہ حملہ بھی کیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا۔ اس پر بھی جی نہ بھرا۔ تو ہمارے مکان کے سامنے کھڑے ہو کر نام بنام مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ غرض شہر بھر میں ہمارے خلاف ایک آگ لگا دی گئی۔ حتیٰ کہ ہمارا کہیں آنا جانا بھی مخدوش ہو گیا۔

مخالفانہ ریزولیوشنز

اور نہ صرف یہی بلکہ باقاعدہ پبلک جلسے منعقد کر کے اس قسم کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ احمدی لیکچراروں کی زبان بندی کی جائے۔ بلکہ انہیں شہر بدر کر دیا جائے۔ نیز ہمارے عزیز اور محترم بھائی اختر احمد صاحب اورنیوی لیکچرار پٹنہ کالج کے متعلق ڈی۔ پی۔ آئی وائس چانسلر اور پرنسپل صاحب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ انہیں تنبیہہ کی جائے بلکہ کالج سے الگ کر دیا جائے۔ نیز یہ کہ کوئی سوسائٹی اور ادارہ اپنے ہال احمدیوں کے لیکچر نہ ہونے دے۔ غرض ایک طوفان بدتمیزی تھا جو برپا کیا گیا۔ بعض مشتبہ لوگوں کو ہماری جائے رہائش پر ہماری ایذا دہی کے لئے بھیجا گیا۔ اور بہار کے تقریباً تمام شہروں میں اپنی اس بربریت کی رپورٹیں بھیج کر لوگوں کو مقامی طور پر ہماری مخالفت اور ضرر رسانی پر آمادہ کیا گیا۔ مگر ؏

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

دشمن کی اس ہنگامہ آرائی نے دوست و دشمن کو سلسلہ حقہ کے مطالعہ پر مجبور کر دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدی مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو اپنی پوزیشن کا پورا پورا احساس ہو گیا۔ اور بلا استثنا تمام احمدی ایک سودا اور جنون کی سی کیفیت میں مبتلا رہنے لگے اور انہوں نے بسلسلہ تبلیغ وہ نیک نمونہ پیش کیا۔ جو دوسرے حالات میں شاذ ظاہر نہ ہوتا۔ جزاھم اللہ خیرا۔

مخالفت کا مقابلہ

اندریں حالات قابل استمداد ذرائع کا استعمال ضروری سمجھا گیا۔ چنانچہ سب سے پہلے مسٹر ہارڈی مین کلکٹر صاحب پٹنہ اور محمد علی خان صاحب ایس۔ پی شہر سے ملاقات کر کے انہیں اس بدنظمی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ دونو افسروں نے ناگوار صورت حالات پر اظہار افسوس فرمایا۔ اور زور دیا۔ کہ آپ ضرور جلسے کریں۔ اور ہم پورا پورا انتظام کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایس پی صاحب موصوف نے ہمارے روبرو فون پر تمام متعلقہ چوکیوں اور افسروں کو تنبیہہ فرمائی۔ اور تحریری احکام صادر کئے۔ چنانچہ اس کے بعد ہمارے پبلک لیکچر ہوئے۔ اور بے حد کامیاب۔ لیکن شوریدہ سروں کو آنکھ تک اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہم بصدق دل ذمہ وار افسروں کے تعاون اور امداد کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں نیک جزا دے۔ آمین

غیر احمدی شریروں کے جملہ ریزولیوشن ان کے موُنہہ پر مارے گئے۔ مزید براں وائس چانسلر پٹنہ یونی اور پرنسپل صاحب پٹنہ کالج نے ہمارے محترم بھائی اختر احمد صاحب اورنیوی کی تائید میں زبردست نوٹ لکھے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ لیکچروں وغیرہ کے لئے آسانیاں بہم پہونچائیں۔ جزاھم اللہ

بعض گفتگوؤں کے سوا باقی عامہ خلائق کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہے۔ اور بانیاں شرارت میں سے کوئی تو شفاخانہ میں پڑا کراہ رہا ہے۔ تو کسی کے دماغی عوارض بے نقاب ہوئے جاتے ہیں۔ اور کسی کی ذلت وخواری کے سامان بسرعت جمع ہو رہے ہیں غرض ؏

شریروں پر پڑے انکے شرارے

دعوتیں اور ملاقاتیں

مذکورہ بالا حالات کے بعد دعوتوں اور ملاقاتوں کی رفتار غیر معمولی طور پر تیز ہو گئی۔ احمدی احباب نے دعوتیں کیں۔ اور غیر احمدیوں وغیر مسلموں کو بلا کر ان تک پیغام احمدیت پہنچایا اس ضمن میں اخویم عبد الجلیل صاحب گردنی باغ پٹنہ۔ ملک محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ۔ محمد ایوب صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ پٹنہ۔ کپتان محمد اسمٰعیل صاحب کمانڈر یو۔ ٹی۔ سی پٹنہ۔ مولوی عبد الستار صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ پٹنہ۔ اختر احمد صاحب اورنیوی پٹنہ۔ مولوی نصیر الدین صاحب وکیل بیگوسرائے۔ ڈاکٹر منصور احمد صاحب و مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مظفر پور کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں جزاھم اللہ۔ ان کے علاوہ غیر از جماعت اصحاب میں سے ڈاکٹر سچد انند سنہا وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی۔ ڈاکٹر گیان چند صاحب پروفیسر پٹنہ کالج۔ مسٹر محمد یونس صاحب بیرسٹر فادر موورین پرنسپل سینٹ زیویرس سکول پٹنہ مسٹر سیٹھ پٹنہ ایسے حضرات ہیں جنہوں نے ہمیں دعوت چائے دی۔ اور اس طرح مدعوین تک پیغام حق پہونچانے کی تقریب پیدا کی۔ جزاھم اللہ علاوہ ازیں کئی غیر احمدی طلباء و پروفیسر صاحبان نے بھی اپنے اپنے ہاں دعوتیں دیکر احمدیت کا پیغام سنا۔

خواتین میں تبلیغ

اس باب میں بیگم نیر۔ بیگم اختر اور مسز گیان چند کی مساعی قابل شکریہ ہیں۔ موخر الذکر ہر دو بہن کے ذریعہ پٹنہ اور مظفر پور کی اعلےٰ تعلیم یافتہ خواتین تک پہونچنے کے سامان پیدا ہوئے۔ اور اس طرح بیگم نیر کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ نیز خود بیگم اختر نے سلسلہ تبلیغ پہلو بہ پہلو کام کیا۔ جزاھم اللہ خواتین کا اعلےٰ تعلیم یافتہ طبقہ بیگم نیر کی زباندانی بلند جوش تبلیغ اور خوشگوار اسلوب بیان سے حد درجہ متاثر ہوا۔ متوقع ہے کہ اللہ تعالےٰ نیک نتائج پیدا فرمائے آمین

تقسیم لٹریچر

مرکز سے مطلوبہ لٹریچر کے علاوہ عاجز راقم نے دوران قیام پٹنہ میں اشتہار لکھے اشتہار ایک ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ بفضلہ تعالےٰ ان کے ذریعہ حالات میں بہت حد تک تبدیلی پیدا ہوئی۔ بالخصوص آخری اشتہار کا بہت اچھا اثر ہوا پٹنہ بھر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق عام چرچا ہے۔ لوگ بہ ذوق وشوق احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کئی نوجوان بیعت کیلئے آمادہ ہیں۔ مگر مصلحتاً انہیں مزید مطالعہ کے لئے تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل وکرم کے ساتھ شرح قبولیت حق کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین

مولانا نیر اور بیگم نیر کی واپسی

مورخہ ۴ مئی مولانا نیر صاحب معہ بیگم صاحبہ واپس دارالامان تشریف لے آئے۔ آپ کا قیام خیر و برکت کا موجب تھا۔ احباب کرام نے آپ کو الوداعی دعوتیں دیں۔ اور کمال اخلاص وعقیدت کے ساتھ شالیعت فرمائی۔ آپ کی تربیت اور تلقین کے نتیجہ میں تقریباً سب احباب وخواتین سرگرم عمل ہیں۔ لجنہ اماء اللہ بھی قائم ہو گئی ہے۔ دوستوں نے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کر لی ہے۔ اور امید بلکہ یقین ہے کہ تبلیغ کے علاوہ تربیتی اثرات بھی پائدار اور مستقل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ بالآخر دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ اس علاقہ میں احمدیت کو کھلا کھلا غلبہ بخشے۔ آمین ثم آمین

خاکسار محمد سلیم مبلغ انچارج بہار واڑیسہ

انصار قادیان کا تبلیغی پروگرام اور بیرونی جماعتوں سے درخواست

مرکزیہ مجلس انصاراللہ قادیان کے جملہ انصار کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کرکے اُن کے لئے تبلیغی پروگرام تجویز کردیا گیا ہے۔ یعنی چار حلقے قادیان کی پُرانی آبادی کے بنائے گئے ہیں۔ اور چار حلقے نئی آبادی کے۔ ہر جمعرات کو ایک حلقہ پُرانی آبادی سے تبلیغ کو جایا کرے گا۔ اور ایک حلقہ نئی آبادی سے۔ یعنی اسی طرح ہر مہینے میں قادیان کا ہر ایک حلقہ اور ہر ایک انصار باستثنائے معذور اور بیماروں کے تبلیغ کو جایا کرے گا۔ خواہ وہ انصار کسی طبقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ملازم پیشہ ہو۔ تاجر یا اہل حرفہ سب کو مہینے میں ایک دن تبلیغ کے لئے دینا ہوگا۔

چنانچہ اس پروگرام پر اس ماہ سے عملدرآمد شروع ہوگیا ہوا ہے۔ اس ماہ میں پندرہ دن کے اندر چار حلقے تبلیغ کو جاچکے ہیں۔ گویا ۱۲۷ انصار نے ۴۶ دیہات اور قصبات میں تبلیغ کی۔ ان میں سے بعض انصار کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے صحابی تھے۔ اور اُن کی صحت جسمانی اس قابل نہ تھی۔ کہ وہ دُور جاسکیں۔ ان کے سپرد قادیان یا اُس کے ملحقہ دیہات کی تربیت کا کام سپرد کیا گیا۔ اس پروگرام کے عملی نتائج انشاءاللہ بعد میں شائع کئے جائینگے

میں بیرونجات کی مجالس انصاراللہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اس طریق سے اگر وہ بھی تبلیغی پروگرام انصاراللہ کے لئے تجویز کرلیں۔ یعنی ہر ایک انصار سے سوائے معذور۔ مجبور اور بیماروں کے مہینے میں ایک ایک دن تبلیغ کے لئے لیا جائے جس میں وہ فارغ ہوسکتے ہوں۔ خواہ اتوار یا جمعرات یا اور کوئی دن۔ تو فریضۂ تبلیغ جو ہر ایک احمدی کیلئے ضروری ہے ادا کرکے عنداللہ سبکدوشی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پس جو مجالس انصاراللہ اپنے مقامی حالات کے ماتحت اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے تیار ہوں۔ مجھے اطلاع دیں۔ تا ان کو اس بارے میں مزید ہدایات دی جاسکیں۔

عبدالرحیم درد جنرل سکرٹری مرکزیہ انصاراللہ قادیان

تحریک جدید کے ہر امانتدار کو اس کا حساب بھیجا جارہا ہے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز "امانت تحریک جدید" کے بارے میں یہ اعلان فرماچکے ہیں۔ کہ ہر احمدی "تحریک جدید کی امانت" میں روپیہ رکھ سکتا ہے۔ اور رکھے۔ اور امانت دار جب چاہے۔ جس وقت چاہے۔ اپنی ضرورت کے مطابق تحریری درخواست کرکے واپس لے سکتا ہے۔ کوئی روک نہیں۔

چونکہ روپیہ کے معاملہ میں امانتدار کی تسلی ہونی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہر "امانت دار" کو اس کا حساب ارسال کیا جارہا ہے۔ چاہیئے کہ ہر "امانت دار" اپنے حساب کو اچھی طرح سے ملاحظہ کرکے اپنی تسلی کرلے۔ اگر اس کے حساب میں کوئی غلطی معلوم ہو۔ تو اُسے چاہیئے۔ کہ فوراً دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی رسید خزانہ کا نمبر و تاریخ دے کر لکھے۔ تا اس کا حساب پھر پڑتال کرلیا جائے۔

اسی سلسلہ میں یہ اعلان بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ "امانتدار کے نام" کے ساتھ ایک نمبر دیا جارہا ہے۔ جو ہر "امانتدار" کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور جب بھی کوئی "امانتدار" اپنا روپیہ "امانت تحریک جدید" میں جمع کرائے یا روپیہ واپس لینے کے لئے تحریری درخواست دے تو وہ اپنا نمبر بھی ساتھ ہی لکھے۔ یہ نمبر گویا اس کی پاس بک کا نمبر ہے تا اس سے حساب میں مزید آسانی اور سہولت ہو۔ نیز روپیہ کی واپسی اور درستی حساب کے لئے خط و کتابت براہ راست سیکرٹری صاحب "امانت تحریک جدید قادیان" کے پتہ سے ہو۔ اسکے سوا

ضروری گذارش

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام یکم جون کو وی پی ارسال ہوں گے۔ اخبار میں قلتِ جگہ کے باعث اسماء وار فہرست شائع کرنا ناممکن ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ بہت جلد بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرماکر ممنون فرماویں۔ یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بہت سے دوست وعدہ تو کرلیتے ہیں۔ کہ رقم ماہوار بذریعہ محاسب ارسال کریں گے۔ لیکن اس میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دفتر وی پی کرنے اور بصورت عدم وصولی پرچہ بند کردینے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ ایسے احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔

منیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جنیوا ۱۸ مئی۔ محوری حکام نے فرانس کے جنوبی ساحل جس میں نائیس اور کینیز بھی شامل ہیں کے پندرہ میل سے لیکر بیس میل تک کے چوڑے علاقہ میں شہریوں کو بلا اجازت آنے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اسے ممنوعہ رقبہ قرار دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۸ مئی۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ موٹر کے پرانے ٹائر یا ٹیوب دس دن سے زیادہ قبضہ میں رکھنا جرم ہے۔ ان کے مالکوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ انہیں گورنمنٹ آف انڈیا کے مقرر کردہ دوکانداروں یا فائرسٹون کمپنی کے پاس بھی بھیجدیں جو انہیں انکی قیمت ادا کر دینگے۔

شملہ ۱۸ مئی۔ آج ایک مال گاڑی صبح ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر جلیسور (بی این ریلوے) کے ریلوے سٹیشن پر ایک مسافر گاڑی سے جو سٹیشن پر کھڑی تھی ٹکرا گئی جس سے ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۳۲ مجروح ہو گئے۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر سٹیفورڈ کرپس دوبارہ ہندوستان جانے کے لئے تیار ہیں۔

لنڈن ۲۰ مئی۔ آج مقابلتہً مختصر وقفہ کے بعد تیسری دفعہ ہوائی حملہ کا الارم دیا گیا۔ جنوب مشرقی انگلینڈ پر بم پھینکے گئے۔ دشمن کے چند جہاز بیرونی بستیوں پر دیکھے گئے۔ ایک جہاز نے جھپٹ کر ایک بم پھینکا جس سے رہائشی رقبوں میں دو تین منزلہ مکان تباہ ہوئے تین اشخاص ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے۔ ایک بم ایک اور رہائشی رقبہ میں گرا جس سے کچھ اور مکانات تباہ ہو گئے۔

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پرل ہاربر کے واقعہ کے بعد ۶ ماہ میں امریکی فوجوں کے ۸۰ ہزار سے زیادہ آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔

چنگ کنگ ۲۰ مئی۔ چینی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جاپانیوں کی چینیوں کے عقب میں گڑبڑ پیدا کرنے کے لئے چھاتہ فوج کو اتارنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا اور اکثر فوجیوں کا صفایا کر دیا گیا۔ جو بچ نکلے ہیں۔ چینی ان کی تلاش کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کا صفایا کیا جا سکے۔

شملہ ۲۰ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کھانڈ کا سیزن ختم ہونے کو ہے۔ لیکن ۹ کارخانے ابھی تک کھانڈ بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس سال کھانڈ کی پیداوار میں ۳۵ فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور اس سال کوئی دس لاکھ ہزار ٹن کھانڈ پیدا ہوئی۔ مشرقی یو۔پی اور شمالی بہار میں فصل بہت اچھی تھی۔ تمام صوبوں میں کوٹوں پر نظرثانی کرکے ان میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ یو۔پی اور بہار کے صوبوں میں کھانڈ باہر بھیجنے کے لئے سلسلہ رسل و رسائل کا بہت اچھا انتظام ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۹ مئی۔ وزیر بحر نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن فوجوں نے جزیرہ آٹو میں ایک پہاڑی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں پہلے جاپانیوں نے اڈے بنا رکھے تھے۔

کلکتہ ۱۹ مئی۔ بنگال کے چیف انجنیر محکمہ رسل و رسائل کو ڈیفنس رولز کے ماتحت حکومت نے اختیار دیا ہے۔ کہ کلکتہ اور مضافات کے صنعتی علاقوں سے ۲۰۰۰ بجلی کے پنکھے اور ریگولیٹر دہ فوجی ہسپتالوں کی خاطر حاصل کر سکتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ مئی۔ ہندوستان کی مشہور مارکیٹوں میں آج اجناس کے نرخ مندرجہ ذیل ہیں۔ گندم لائلپور (پنجاب) -/۴/۱۱ - ہاپڑ (یو۔پی) -/۱۲/۱۱ - ساگور (سی۔پی) -/-/۱۳ چاول۔ چاندپور پرانا بازار ۱۰/۱۱/۳۰
" پورنیا -/۱۸ - بریلی ۱۰/۰/۱۵
" رائے پور (سی۔پی) ۸/۴ روپے
" [illegible] (مدراس) ۱/۱۱/۷ روپے
" کٹک (اڑیسہ) ۰/۸/۹ روپے
" لاڑکانہ (سندھ) ۰/۴/۶ روپے
جوار۔ نندیال (مدراس) ۷/۱۲/۶ روپے
کھیڑی، بھیم پور (یو۔پی) -/۸/۹ روپے
جھانسی (یو۔پی) سات روپے۔
باجرہ۔ دھولیار (بمبئی) -/۱۱/۶ روپے
" آگرہ (یو۔پی) ۰/۱۰/۵ "

واشنگٹن ۲۰ مئی۔ گذشتہ شب مسٹر چرچل نے امریکن کانگرس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھنا برطانی مفاد کے لحاظ سے بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا امریکن مفاد کے لئے۔ اور جب تک ہمارے جسم میں جان اور رگوں میں خون کا کوئی قطرہ ہے۔ ہم جاپان کے خلاف جنگ کو جاری رکھیں گے۔ میرے نزدیک جو کام بہت ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ چین کو بڑے پیمانہ پر فوراً امداد پہنچائی جائے۔ مارشل ویول اور ہندوستان میں مقیم دو اور کمانڈر انچیف اسی واسطے یہاں نہیں آ سکے۔ کہ وہ شاہ جاپان کی مزاج پرسی کا سامان کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان میں فوجوں کا ایک سمندر امڈ آ رہا ہے۔ اور انہیں جسقدر جلد ممکن ہوا۔ برما کی طرف بڑھنے کا حکم دیدیا جائیگا۔ اس راہ میں بعض جغرافیائی روکاوٹیں ہیں۔ جنہیں دور کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جاپان کے خلاف بھی ہم ہر آدمی ہر طیارہ اور ہر توپ سے کام لیں گے۔ آپ نے کہا۔ جاپان کی شکست کے یہ معنے نہیں۔ کہ جرمنی کو بھی شکست ہو جائے مگر جرمنی کی شکست کے بعد جاپان کے قدم ضرور اکھڑ جائیں گے۔ آپ نے کہا۔ اس وقت ہم جو فیصلہ کر رہے ہیں۔ اس میں یہ امر بھی زیر غور ہے کہ جاپان پر ایسے ہوائی حملے کئے جائیں کہ جاپانی کارخانوں کے لئے کام کرنا ناممکن ہو جائے۔ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہاں دشمن کو ½۹ لاکھ آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اسکے ۲۴ لاکھ ٹن وزنی جہاز سمندر میں غرق کر دئے گئے۔ آٹھ ہزار طیارے تباہ ہوئے اور ۶۲۰۰ توپیں۔ اڑھائی ہزار ٹینک اور ۷۵ ہزار موٹر لاریاں برباد ہوئیں۔ فرانسیسی سپاہی اتحادیوں سے آملے ہیں۔ اسوقت ہمارے پاس جرمنی۔ جاپان اور اٹلی سے کہیں زیادہ طیارے ہیں۔ بحری لڑائیوں میں ہمیں جتنے جہازوں کا نقصان ہوا۔ گذشتہ چھ ماہ میں صرف امریکہ نے اس سے زیادہ جہاز بنا لئے ہیں۔ گذشتہ تین ہفتوں میں ہم نے پہلے سے بہت زیادہ یوبوٹیں برباد کی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یوبوٹوں کا خطرہ ابھی باقی ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ ہم اس پر بہت جلد قابو پا سکیں گے۔

ہمیں یہ بات ایک لمحہ کے لئے بھی نہ بھولنی چاہیئے کہ زمینی لڑائی کا بڑا بوجھ ابھی تک روس پر ہے۔ روسیوں کو ۱۹۰ جرمن ڈویژنوں اور جرمنی کے مقبوضہ ممالک کے ۲۸ ڈویژنوں سے مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔ ٹیونیشیا میں ہمیں پندرہ جرمن ڈویژنوں سے لڑنا پڑا۔ اور انہیں برباد کرنے میں ہمیں بھی پچاس ہزار جانوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ روس پر کتنا زیادہ بوجھ ہے۔ ہٹلر بہادر روسیوں کو بالکل کچل دینے کیلئے آخری کوشش کرے گا۔ اور ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ ۱۹۴۳ء میں روس پر سے اس بوجھ کو ہلکا کر سکیں۔ جرمنی جاپان وغیرہ چاہتے ہیں کہ لڑائی لمبی ہو۔ مگر ہم انکی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہونے دینگے۔ اور اسکے لئے ہمیں آپس میں بہت زیادہ اتفاق اور اتحاد سے کام کرنا چاہیئے اور ہر مشکل کا سامنا کرنیکے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ مسٹر روزویلٹ اور میں عنقریب موسیو سٹالین اور مارشل چیانگ کائی شیک سے ملینگے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر